السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کی ظہر کی نماز فوت ہوگئی اوراسے اس وقت یاد آیا جب نماز عصر کے لیے اقامت ہوچکی،کیا وہ عصر کی نیت سے جماعت میں شامل ہویا ظہر کی نیت سے ؟یاپہلے تنہا ظہر پڑھے پھر عصر پڑھے ؟نیز فقہائے کرام کے اس قول کا کیا مطلب ہے :"موجودہ نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ ہوتو ترتیب ساقط ہوجاتی ہے "اور کیا جماعت کے فوت ہونے کا اندیشہ ہوتو ترتیب ساقط ہوگی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں مذکور شخص کے لیے مشروع یہ ہے کہ وہ ظہر کی نیت سے جماعت میں شامل ہوجائے ،پھر اس کے بعد عصر کی نماز پڑھے کیونکہ ترتیب واجب ہے ،اور جماعت کے فوت ہونے کے اندیشہ سے ترتیب ساقط نہیں ہوگی ،رہا فقہائے کرام کا مذکورہ بالا قول ،تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص ک کوئی نماز چھوٹی ہوئی ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسے موجودہ نماز سے پہلے پڑھے ،لیکن اگر موجودہ نماز کا وقت تنگ ہے تو پہلے موجودہ نماز ہی پڑھے ،مثلاً اس کی عشاء کی نماز چھوٹی ہوئی ہے اوراسے طلوع آفتاب سے کچھ پہلے یاد آیا ،جبکہ اس دن کی فجر بھی اس نے نہیں پڑھی ہے ،تو ایسی صورت میں وقت فوت ہونے سے پہلے پہلے وہ نماز فجر ادا کرلے ،کیونکہ وقت اسی کا ہے ،پھر عشاء پڑھے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ: 77

محدث فتویٰ